

42532- طلاق سے قبل بیوی کو حقوق سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنا جائز نہیں

سوال

طلاق سے قبل بیوی کو حقوق سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنے کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کی رضامندی و خوشی کے بغیر اس کا مال رکھ لے، اور مہر بھی بیوی کے مال میں شامل ہوتا ہے، لیکن اگر بیوی کوئی واضح فحش اور بے حیائی والا کام کرے تو پھر ہو سکتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ مہر جھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھالو﴾۔ النساء (4).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

﴿اور انہیں اس لیے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے، اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی اور بے حیائی کریں﴾۔ النساء (19).

ابن قادمہ رحمہ اللہ کنستے ہیں :

”اس پر متفق ہیں کہ عورت کا مال لینا منع ہے، الایہ کہ بیوی کی جانب سے نافرمانی اور تر فہ ہو اور وہ زندگی خراب کرنے کا باعث بن رہی ہو۔

ابن منذر رحمہ اللہ نے نہمان سے بیان کیا ہے کہ :

”جب ظلم و ستم اور تر فہ خاوند کی جانب سے ہو تو بیوی خلخ حاصل کر لے یہ جائز ہے اور جاری ہو گا، اور خاوند گنگہ کار ہو گا، اس نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کے لیے حلال نہیں اور اس نے جو کچھ کیا ہے اسے واپس کرنے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔

ابن منذر کنستے ہیں :

”اس کا یہ قول کتاب کے ظاہر کے خلاف ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت شدہ سنت کے بھی خلاف ہے، اور پھر عام اہل علم کے اجماع کے بھی خلاف ہے۔“

ویکھیں : المغنى (3/137).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کنستے ہیں :

”چنانچہ مرد کے لیے عورت کو روک کر رکھنا جائز نہیں کہ وہ اسے روک کر تنگ کرے تاکہ وہ خاوند کو مہر کا کچھ حصہ واپس کر دے، اور نہ ہی وہ اس لیے اسے مار سکتا ہے۔

لیکن اگر یوئی کوئی واضح برائی اور بے جیانی کا کام کرتی ہے تو پھر خاوند کو روک کر رکھنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ اس سے چھٹا را حاصل کرنے کے لیے فدیہ دے، اور خاوند کو مارنے کا بھی حق حاصل ہے۔

یہ اس وقت ہے جب بندے اور اللہ کے مابین معاملہ ہو، اور عورت کے گھر والوں کو چاہیے کہ وہ حق کو دیکھ کر اس کے مطابق عمل کریں جس کے ساتھ حق ہو اس کی مدد کریں، اگر واضح ہو کہ عورت نے اللہ کی حدود پامال کی ہیں اور خاوند کے بستر کو گند اکر کے خاوند کو اذیت و تکلیف سے دوچار کیا ہے تو عورت ظالم ہے اور زیادتی کرنے والی ہے تو وہ خاوند کو فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لے "اہ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (137/32).

فرمان باری تعالیٰ :

﴿(اور تم انہیں اس لیے روک کر نہ رکھو کہ انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس میں کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ اگر وہ واضح اور کھلی برائی اور بے جیانی والا کام کریں)﴾۔ النساء (19).

اس میں بے جیانی اور غش کام سے مراد زنا اور عدم عفت اور سوء معاشرت ہے مثلاً غش کلام اور خاوند کو اذیت و تکلیف دینا۔

دیکھیں : تفسیر السعدی (242).

واللہ اعلم.